جامعہ سلفیہ میں

تقریب سنگ بنیاد

کا روح پرور منظر

جامعہ سلفیہ فیصل آباد اہل حدیث کا ایک عظیم اور قابل فخر ادارہ ہے جو اس وقت اپنی خدمات کے اڑتالیس برس گزار چکا ہے یوں تو اس جامعہ میں وقتاً فوقتاً چھوٹی بڑی تقریبات ہوتی ہی رہتی ہیں کیونکہ جامعہ عالمی شہرت کی بناء پر مختلف وفود آتے رہتے ہیں لیکن گذشتہ دنوں (7 مئی 2003) کو ہونے والی تقریب کئی لحاظ سے ممتاز تھی۔ اولا اس تقریب میں بغیر کسی استثناء کے کراچی سے پشاور تک جماعت اہلحدیث کے اہل علم، اصحاب ورع وتقویٰ، سکالرز، دانشور، اور بزرگ حضرات تشریف فرما تھے۔ اس وقت منظر دیدنی تھا جب یہ تمام حضرات اسٹیج پر رونق افروز تھے۔ کہ نورانی چہرے جن پہ سلفیت کا نکھار تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام بزرگوں کو صحت وایمان سے مزین طویل عمر عطا فرمائے۔ اور اسی طرح ایک ہی پلیٹ فارم سے مل جل کر دین کی خدمت کی توفیق فرمائے۔ آمین۔

جامعہ کی پرانی عمارت جو انتظامی دفاتر اور طلبہ کے ہاسٹل پر مشتمل تھی انتہائی بوسیدہ ہو چکی تھی جس کی تبدیلی کی فکر جامعہ کی انتظامیہ کو کافی عرصہ سے تھی۔ پرانی عمارت کو گرا کر نئی عمارت کی تعمیر کیلئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ جس طرح اس کی تاسیس کے موقعہ پر جماعت کے اہل حل وعقد جمع ہوئے اور اس ادارے کی تعمیر وترقی کیلئے پرخلوص دعائیں کیں ان میں سے جو حضرات بقید حیات ہیں ان کو خصوصی طور پر اور دیگر اصحاب علم و دانش کو پھر زحمت دی جائے کہ وہ اپنے مبارک ہاتھوں سے نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھیں اور خصوصی دعا فرمائیں اس کیلئے 7 مئی 2003 بروز بدھ کا انتخاب ہوا۔

یہ تقریب نہایت منفرد اور مثالی تھی کہ جس میں پاکستان کے علاوہ عرب شیوخ اور کویت و برطانیہ سے بھی معزز مہمان تشریف لا رہے تھے۔ اس لئے کام کا بوجھ ایک قابل فہم امر ہے۔ جونہی تاریخ کا تعین ہوا تو انتظامیہ جامعہ نے اپنی اپنی ذمہ داری کے ساتھ کام شروع کر دیا، خصوصاً پرنسپل جامعہ محمد یاسین ظفر چوہدری، جناب محمد یونس بٹ، جناب مفتی عبدالحنان زاہد صاحبان نے تو دن رات ایک کر دیا اور شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی اور حافظ مسعود عالم کی سرپرستی میں صبح سے لیکر رات 12 بجے تک تقریب کے انعقاد کا ہی کام ہو رہا تھا۔ کبھی رابطہ ہو رہا ہے تو کبھی یہ غور و خوض کہ اس پروگرام کو کس طرح بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ جامعہ کے قابل صد احترام اساتذہ کرام اور مودب طلبہ اپنے اپنے حصے کے کام کیلئے مشاورت میں مصروف رہے، آخر کار وہ وقت آ گیا کہ جس کیلئے دن کا سکون اور رات کا آرام قربان کیا گیا۔ تقریب کے تمام انتظامات 6 مئی بروز منگل شام مکمل ہو چکے تھے۔ کوئٹہ، کراچی سے مہمان رات کو ہی پہنچ گئے، جن کی مہمان نوازی کیلئے رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن اور صوفی احمد دین پیش پیش تھے۔ اب تمام اساتذہ وطلبہ شدت سے اس بات کے منتظر تھے کہ کب باقی مہمانوں کی آمد ہو کہ ہم ان بزرگوں کی زیارت کر سکیں تقریب کا وقت 10 بجے دن تھا۔ تقریبا 9 بجے ہی شیوخ عظام وعلماء کرام کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گئی جو کہ بحمد للہ 10 بجے تک مکمل ہو چکی تھی۔

تقریبا 10 بج کر 15 منٹ پر تقریب کا آغاز ملک کے معروف قاری اور جامعہ سلفیہ کے استاذ جناب قاری نوید الحسن لکھوی کی تلاوت قران مجید سے ہوا۔ ان کے بعد جامعہ کے طالب علم عمر فاروق کیلانی نے حمد باری تعالیٰ بیان کی پھر جامعہ کے ہی ایک دوسرے طالب علم نعیم الرحمٰن شیخوپوری

نے رسول اللہ ﷺ کی مدح مین نعت شریف پڑھی، اور اسکے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن نے اردو میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم نے عربی میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں جامعہ سلفیہ کا مکمل تعارف خدمات، مقاصد، نصب العین، اور مستقبل کے عزائم شامل تھے۔ جس کی تفصیل آئندہ شمارے میں دی جائے گی۔

مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری

مولانا گورداسپوری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جن پاکباز ہاتھوں سے جامعہ کی بنیاد رکھی گئی وہ مستجاب الدعوات لوگ تھے۔ یہ انہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ جامعہ سلفیہ پورے عالم اسلام کا معروف ادارہ بن چکا ہے اور جامعہ سلفیہ کے فارغ التحصیل علماء کرام دنیا کے تمام ممالک میں دین حق کی تبلیغ فرما رہے ہیں۔

ولی کامل حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

حافظ صاحب نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ سلفیہ کی تاسیس کے موقعہ پر ہماری قیادت ایسے لوگ فرما رہے تھے جو سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ ہمارے اسلاف نے خالص دین اسلام کی ترویج و اشاعت کیلئے زبردست محنت فرمائی اور ہر میدان میں خواہ وہ تحریر و تقریر کا ہو یا جہاد و تدریس کا باطل قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور صحیح اسلامی عقائد و اعمال کو پھیلانے کیلئے دینی مدارس قائم کئے۔ ان میں سے ایک جامعہ سلفیہ فیصل آباد بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان بزرگوں کی دعاؤں کو قبولیت سے نوازا، اسکے نتیجے میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ جامعہ سلفیہ کی دیواریں بھی بتاتی ہیں کہ یہاں سلفیت ہے۔ یہاں کے اساتذہ کرام کی جماعت کو دیکھتے ہیں تو انہیں دیکھ کر سلف صالحین یاد آ جاتے ہیں۔ اسی طرح طلبہ کرام کے بارے میں ہماری نگاہ کا مطالعہ یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم وہ نماز کے پابند ہیں اور سنت کے مطابق اپنی تراش خراش کرتے ہیں۔

شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری

مولانا شیخوپوری نے فرمایا کہ جب جامعہ سلفیہ کے لئے زمین کا انتخاب کیا گیا تو اس وقت یہ سارا جنگل تھا آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس میں توحید کا منگل بنا ہوا ہے۔ کبھی وہ وقت تھا کہ لوگ اہل اللہ، اہل توحید کو دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ آج لوگ دعائیں کرتے ہیں کہ یہ لوگ کب ہمارے ہاں آئیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کی محنتوں کو قبول فرمائے اور جامعہ کے ساتھ قلبی تعلق عطا فرمائے اور اسکی انتظامیہ اور معاونین کو اللہ جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر

حافظ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا یہ دینی مدارس حقیقتاً اسلام کے قلعے ہیں اور یہ انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات کا تسلسل ہیں انہی کی جدوجہد کے نتیجے میں لا الہ الا اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں انہی کی برکتوں سے ہماری فضائیں نغمہ توحید سے مامور ہیں یہاں پڑھانے والے اساتذہ کرام دیکھنے میں خرقہ پوش نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت یہ مسند نبوت کے عالم اور وارث ہیں اللہ تعالیٰ ان کی جدوجہد کو قبول فرمائے آمین۔

اس کی پہلی سنگ بنیاد کے بارے میں آپ بہت کچھ سن چکے وہ کتنا مبارک منظر ہوگا جس میں مولانا داؤد غزنوی، مولانا اسماعیل سلفی اور میاں محمد باقر رحمہم اللہ تعالیٰ ایسی عظیم شخصیات ہوں گی۔

ایک بار جمع ہوئے پھر بکھر گئے۔ میرے بھائیو آج بہترین موقعہ ہے ان بزرگوں کو دیکھ لیجئے جو کراچی سے لیکر پشاور تک اہلحدیث کی برگزیدہ شخصیات ہیں اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ انہیں طویل عمر عطا فرمائے۔ اور میں جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے ان سب بزرگوں کو جمع کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مساعی کو قبول فرمائے آمین۔

میاں عطاء الرحمٰن طارق

میاں صاحب نے مہمانان گرامی مشائخ عظام اور علماء کرام و سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم درسگاہ کو ہمارے مرحوم اکابرین کی خواہش کے مطابق دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اس موقعہ پر انہوں نے جامعہ سلفیہ کیلئے دس لاکھ کی خطیر رقم عطیہ دینے کا اعلان کیا۔

مولانا معین الدین لکھوی

حضرت لکھوی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ سلفیہ کی تاریخ نصف صدی سے زائد سالوں تک پھیلی ہوئی ہے جب جامعہ کی بنیاد رکھی گئی اس وقت صوفی محمد عبداللہ، مولانا محمد باقر، مولانا داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہم اللہ تشریف فرما تھے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شرف

بخشا تھا کہ میں بھی اس تقریب میں موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ جامعہ سلفیہ سے وہ کام لے جو خود اللہ تعالیٰ کو منظور اور مقبول ہو۔

حضرات اس وقت ہم بے حد نازک دور سے گزر رہے ہیں دین کو مٹانے اور دینی مقاصد کو ختم کرنے کیلئے شیطان نے بڑے راستے کھول دیئے ہیں اور ملک کے اندر اور باہر ہمارے دشمن موجود ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اتحاد و یکجہتی کے ساتھ دین اسلام اور دینی مدارس کی خدمت کریں تا کہ دشمن کا مقابلہ کیا جا سکے۔

مولانا اسد محمود سلفی

مولانا اسد محمود نے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہر انسان کی زندگی کا ایک فخر ہوتا ہے وہ اس پر بڑا خوش ہوتا اور پھولتا ہے میری زندگی کا سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے تین پشتوں سے اس ادارے کی خدمت کی سعادت نصیب فرمائی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے چلے جائیں تو جن اسلاف نے اس جامعہ کے تصور کو سوچا تھا ان میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ جنکا نام مولانا محمد اسماعیل سلفی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شرف عطا کیا ہے کہ مجھے ان کی پشت سے پیدا فرمایا۔ (مولانا اسد محمود، مولانا محمد اسماعیل کے پوتے ہیں اور حکیم محمود احمد سلفی کے صاحبزادے ہیں۔)

اور جب سے میں نے شعور کی آنکھ کھولی ہے اس وقت سے لیکر آج تک اپنے گھر میں بچپن سے لیکر ڈھلتی ہوئی جوانی تک جامعہ کی ترقی اور دوسرے معاملات کے فروغ کیلئے مشوروں کو ہی سنا ہے۔

حضرت مولانا محمد سلفی آف کراچی

مولانا محمد سلفی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ جامعہ سلفیہ صرف ایک جامعہ ہی نہیں ہے بلکہ یہ پورے پاکستان کے سلفی عقیدے کی وہ مرکزی درسگاہ ہے جس کیلئے کراچی میں ہمارا دل دھڑکتا ہے۔ تو پشاور کے سارے سلفیوں کی دعائیں لگتی ہیں۔ پورے پنجاب سرحد، اور بلوچستان کے لوگ استحسان اس ادارے کی طرف دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہندو پاک کے تمام سلفیوں کیلئے اسے مرکزی حیثیت عطا فرمائے کہ جس کے نتیجے میں اس عقیدے کی ترویج کما حقہ ہو سکے۔ اس موقعہ پر انہوں نے جماعت غرباء اہلحدیث کے امام مولانا عبدالرحمٰن سلفی کی طرف سے مہذب شرح عقیدہ طحاویہ کا ایک ہزار نسخہ جامعہ کیلئے ہدیہ دینے کا اعلان فرمایا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

فضیلۃ الشیخ محمد بن سعد الدوسری حفظہ اللہ
مدیر مکتب الدعوۃ اسلام آباد

حمد و ثناء کے بعد انہوں نے فرمایا کہ آج کا دن بہت مبارک ہے کہ جس میں ہم وطن عزیز کے ممتاز علماء کرام سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ ایسی بابرکت مجلسوں میں آکر ہمیں دلی مسرت اور خوشی محسوس ہوتی ہے۔ ایسے مواقع پر اہم ترین موضوع پر گفتگو کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ پاکستان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک ہے۔ جہاں بڑے بڑے تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ جنمیں سے ایک جامعہ سلفیہ ہے۔ جہاں سے بڑے بڑے علماء کرام فارغ التحصیل ہوئے۔ اور جنہوں نے مثالی کام سرانجام دیئے۔ ہم اس مناسبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینا چاہئے اور تفرقہ بازی میں نہیں پڑنا چاہئے۔ مکمل اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ کتاب و سنت کی تعلیم اور دعوت کو عام کرنا چاہئے۔ گروہ بندی سے جماعت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ لہٰذا تعاونوا علی البر والتقویٰ کے تحت مکمل اتحاد کا مظاہرہ کریں تو ہماری کوششیں نتیجہ خیز اور ثمر آور ہو سکتی ہیں۔ علماء اور مشائخ کی مجلس ہے آپ اس موضوع پر خود بہت کچھ جانتے ہیں میں نے خیر خواہی کے جذبے سے چند کلمات عرض کئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ کی جامعہ سلفیہ کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اور اس مقاصد کو حاصل کرنا آسان فرمائے آمین۔

فضیلۃ الاستاذ رحمت اللہ نذیر خان حفظہ اللہ
مدیر مکتب رابطۃ العالم الاسلامی اسلام آباد

آپ نے حمد و ثناء کے بعد اس بات پر بے حد مسرت کا اظہار کیا کہ علماء اور مشائخ کی مجلس جسکا اہتمام جامعہ سلفیہ نے کیا اس میں شریک ہو کر خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ جامعہ سلفیہ جو ہمیشہ خالص توحید اور اتباع رسول ﷺ کی دعوت دیتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تنفیذ چاہتا ہے۔ اس کلمہ کا اولین مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کیلئے خالص ہو کر کریں اور جب اللہ تعالیٰ کی رضاء مطلوب ہوتا وہاں اتحاد و اتفاق یقینی ہوتا ہے۔ شخصی اور انفرادی کوشش ختم ہو جاتی ہے۔ نہ ہم ذاتی

وجاہت ،عزت اور تعریف چاہتے ہیں اور نہ ہی منصب کا حصول ہمارا مقصد ہوتا ہے اور نہ ہی دنیا اور اس کی چمک دمک مطلوب ہے ہماری ساری کوششیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اتحاد واتفاق سے میسر ہیں۔

حاضرین کرام اس وقت امت اسلامیہ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ تخریب کار ہیں آخر یہ الزام کیوں لگایا گیا؟ کیونکہ ہم میں بے شمار گروہ اور فرقے وجود میں آگئیے ہیں۔اور ہر گروہ اپنے آپ کو سچا کہتا ہے۔حالانکہ اسلام وحدت امت کا درس دیتا ہے۔موجودہ صورت حال اسلام کی عکاسی نہیں کرتا۔

آخر میں دعا گو ہوں اللہ عالی ہمارے درمیاں اتحاد واتفاق پیدا کرے اور ہمیں مل جل کر کام کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اجر عظیم سے نوازے جو اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں۔

فضیلۃ الشیخ الاستاذ سلیمان العید

الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ

حمد وثناء کے بعد میں دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں پہلا نقطہ سوال وجواب پر مشتمل ہے سوال یہ ہے کہ اس کرہ ارض پر بسنے والوں کی اکثریت مسلمان ہیں یا کافر؟ اس کا جواب بڑا واضح ہے کہ اکثر کافر ہیں۔ہمارا تعلق اس گروہ سے ہے جو قلیل ہیں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ہمارا تعلق مسلمانوں کے گروہ سے ہے۔مسلمان ہونا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے بے شک ہم قلت میں ہیں۔

دوسرا نقطہ یہ ہے کہ اس نعمت کا شکر کیسے ادا کیا جائے اسکا جواب اب بھی واضح ہے کہ مسلمانوں کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے یہ شکر گزاری کا بہترین ذریعہ ہے۔نیز اسلام کی دعوت لوگوں تک پہنچائے اس سے بہتر عمل کوئی نہیں فرمایا۔ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین۔

اور آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ لان یھدی اللہ بک رجل واحد خیر لک من ان یکون لک حمر النعم۔لہٰذا جو کام آپ کررہے ہیں یہ روئے زمین پر بہترین عمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت اسلام کا شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے اس کے بعد آپ نے انتظامیہ اور جامعہ سلفیہ کیلئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی۔

سینئر پروفیسر ساجد میر

پروفیسر ساجد میر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور اس کی بقاء وحفاظت اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اسلام،قرآن اور حدیث کی حفاظت کیلئے اس عالم آفتاب میں جو اسباب پیدا فرمائے ان میں سب سے بڑا وسیلہ اور سبب علماء اور ان کی خدمات ہیں اور یہ دینی مدارس بھی ان میں شامل ہیں یہی وہ مدارس ہیں جنہوں نے اسلام کی شمع کو صدیاں گزر جانے کے باوجود زندہ و تابندہ رکھا۔نسلا بعد نسل ہم تک پہنچایا اور یہی مدارس اور یہی علماء اس پیغام کو اگلی نسل تک پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ ان شاءاللہ

جامعہ سلفیہ یقیناً اسی سلسلے کی ایک عظیم اور بہت بڑی کڑی ہے جن لوگوں نے اس کا تصور پیش کیا اور اس تصور کو عملی جامہ پہنایا ان کی خدمات کی قدر کرتے ہوئے اب ہمیں اپنی ڈیوٹی کو انجام دینا ہے انہوں نے تو اپنا فرض ادا کردیا اب ہم پر اور آئندہ آنے والی نسلوں پر یہ فرض ہے کہ اس شمع کو نہ صرف کہ روشن رکھیں بلکہ اس کی لوکو،اس کی روشنی کو،اس کی ضوکو اور بڑھائیں اس میں اور اضافہ کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ آج جامعہ سلفیہ کی کمیٹی اور منتظمین اور میاں نعیم الرحمٰن اور ان کے ساتھی یہی فرض ادا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ دباؤ اور جبر کے اس ماحول مین ان اداروں کی خدمت کرنا،ان کے کام کو آگے لے کر جانا ایک طرح کا جہاد ہے۔اور جو لوگ اس جہاد میں مشغول ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہمتوں میں اضافہ فرمائے اور ان کے دلوں مین مزید خلوص پیدا فرمائے اور ان کے لئے کام کو اور زیادہ آسان فرمائے آمین۔

مولانا ابوتراب علی محمد آف کوئٹہ

انہوں نے فرمایا کہ جامعہ سلفیہ صرف فیصل آباد تک محدود نہین بلکہ پورے پاکستان تک اور ہمارے ہاں جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق کوئٹہ کی بنیاد میں بھی اس جامعہ کے منتظمین اور قائدین کا عظیم کردار ہے۔جن میں میاں فضل حق رحمہ اللہ خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دینی مراکز کو آباد،قائم ودائم رکھے اور ہمارے قائدین

اور منتظمین اسی طرح دیگر حضرات کو ان مراکز کے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مولانا عبدالعزیز حنیف، اسلام آباد

انہوں نے فرمایا کہ دینی مدارس اور ادارے یہ اسلام کے مضبوط قلعے ہیں اور ان میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد ایک ممتاز و منفرد ادارہ ہے اس ادارے کو ترقی اور وسعت دینے کیلئے آج ایک عمارت کی سنگ بنیاد رکھی جارہی ہے۔ ہمارے اکابرین جنہوں نے اس ادارے کی تقویٰ اور اخلاص پر بنیاد رکھی تھی اللہ تعالیٰ ان کیلئے ہم سب کیلئے اور آنے والوں کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اور وہ قوتیں جو دین کو مٹانے کے درپے ہیں اگر یہ ادارے اسی طرح کام کرتے رہے اور یہ یقیناً کرتے رہیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت دین کو مٹانے کے خواب نہیں دیکھ سکے گی۔ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو آمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر

پروفیسر عبدالجبار شاکر نے فرمایا: برصغیر میں سلفی فکر بہت سے مراحل سے گزرا ہے۔ ہمارے اسلاف میں صاحب قلم بھی گزرے اور باکمال تصنیفات انہوں نے پیش کیں۔ صاحب سیف بھی گزرے اور نذرانہ جان و دل کی ایسی مثالیں پیش کردیں کہ استخلاص وطن کیلئے برطانوی سامراج کو یہاں سے بھاگنا پڑا۔ اور صاحب درس و تدریس بھی ایسے گزرے کہ ان کی درسیات کے کام سے صرف سلفی حضرات ہی نہیں بلکہ مقلدین بھی اس بات کے معترف ہیں کہ برصغیر میں علم حدیث کی راہ سنت اگر کسی نے اجالنے کی کوشش کی ہے تو وہ یہی سلفی، اہلحدیث، افراد ہی ہیں۔

ان سارے کاموں کا سرچشمہ ان دینی مدارس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ آج سے اڑتالیس سال پہلے جامعہ سلفیہ کو جن مقاصد کیلئے قائم کیا گیا۔ ان مقاصد سے سرمو انحراف کئے بغیر اس کے مقاصد تدریس کے اندر بھی ایسی وسعتیں پیدا کی جائیں جیسی وسعت اس تعمیر کے اندر محسوس کی جارہی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ مدارس پوری دنیا میں بین الاسلامی روایت کے امانتدار ہیں اس لئے اب ضرورت ہے کہ ان مدارس کے اندر تحقیق وتصنیف کے اس کام کی ذمہ داری کو محسوس کیا جائے اور اس اعتبار سے دنیا کے اندر اس اسلحہ سے لیس ہوا جائے جس کو تحقیق وتصنیف کا میدان کہتے ہیں یہاں تراجم کا کام ہونا چاہئے۔ آیئے بدلتے ہوئے عالمی حالات کی روشنی کے اندر ہمارے اساتذہ کرام، علمائے کرام اور اہل قلم حضرات ان ذمہ داریوں کو محسوس کریں جو دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے اور شیاطین عالم نے ہمارے سامنے کھڑی کردی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عمل دے، اخلاص نیت دے اور ہم سب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آمین۔

پروفیسر محمد یاسین ظفر چوہدری، پرنسپل جامعہ

آخر میں چوہدری محمد یاسین ظفر نے تمام مشائخ عظام، علماء کرام، مہمانان گرامی اور سامعین کا انکی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا ہم اپنے اکابرین کی خواہشات اور تمناؤں کے مطابق جامعہ کے تعلیمی تدریسی اور انتظامی معاملات کو بہتر سے بہتر بنانے کی سعی و جدوجہد کو جاری رکھیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔

سنگ بنیاد

بعد ازاں تمام اکابرین و بزرگوں نے باری باری نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اس وقت بھی منظر دیدنی تھا کہ جب چوہدری یاسین ظفر تمام بزرگوں کو ان کے نام سے پکار رہے تھے کہ اب ہمارے فلاں محترم بزرگ اپنے دست مبارک سے اینٹ نصب کر رہے ہیں۔ عوام اپنے اکابرین کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے امڈ آئے۔ اس موقعہ پر شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ نے پرنم آنکھوں سے دعا کی۔ اس کے بعد نماز ظہر ادا کی گئی اور بعد میں مہمانوں کی خدمت میں پرتکلف ظہرانہ دیا گیا۔ مہمان نوازی کے فرائض جامعہ کے اساتذہ وطلبہ نے انجام دیئے۔ جن کی نگرانی شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی، مولانا محمد یونس بٹ، محمد یاسین ظفر اور مفتی عبدالحنان زاہد فرما رہے تھے۔

یوں سب لوگ شاداں و فرحاں نئے جذبے، ولولے لیکر اپنی منزلوں کو روانہ ہوئے او وقت ہر کسی کی زبان پر تقریب کے انعقاد ہی کا تذکرہ تھا کہ اتنی مثالی تقریب جامعہ کی تاریخ میں نہیں دیکھی گئی۔ اور اس کی خوشبو سے جامعہ آج تک معطر ہے۔

اللہ تعالیٰ جامعہ سلفیہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور نظر بد سے محفوظ رکھے آمین۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆